سوال

میں کیا (14) حکم ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اجون پانچوں ارکان اسلام بجالاتا ہے جیساکہ اللہ تعالیٰ نے بتلائے ہیں لیکن بعض گناہوں کا ارتکاب بھی کرتا ہے ۔ یعنی واجبات اور منہیات اکٹھے کرلیتا ہے تو اس کے بارے میں اسلامی نقطہ نظر سے کیا حکم ہے ؟

ساری ۔ غ ۔ القصیم

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہوتا، توبہ کا دروازہ کھلا ہے ۔ لہٰذا ہر کافر اور گنہ گار کے لیے ضروری ہے کہ اللہ کے حضور سچی توبہ کرے اور وہ یہ ہے کہ گزشتہ کفر یا گناہوں پر نادم ہو، اللہ سے کرلے ۔ جب بندہ ایسی توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی گزشتہ برائیاں مٹا دیتا ہے جیساکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

اِلَی اللّٰہِ جَمِیعًا أَیُّہَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُونَ ٣١. النور

''اور اے مومنو! تم سب اللہ کے ہاں توبہ کرو تاکہ تم فلاح پاؤ ۔ (النور : ٣١)

فرمایا :

غَفَّارٌ لِّمَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَىٰ ٨٢ ..طہ

''اور جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرے پھر سیدھی راہ پر چلے ، اس کو میں بخش دینے والا ہوں '' (طہ : ٨٢)

نبی ﷺ نے فرمایا :

م ما کان قبلہ ، والتَّوبۃ تہدِم ما کان قبلھا))

سلام اپنے سے پہلے گناہوں کو ختم دیتا ہے اور توبہ اپنے سے پہلے گناہوں کو ختم کر دیتی ہے ''

مسلم کے حق میں توبہ مکمل یوں ہوگی کہ جس کی کوئی چیز غصب کی ہو اسے واپس کرے ۔ یا اسے اس کا کفارہ ادا کرے ۔ جیساکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے :

ىۃ فَلْیتحلّلْہ الیومَ ، قبلَ ألّا یکون دینارٌ ولا درہمٌ إن کان لہ عملٌ صالحٌ أخذ من حسناتہ بقدر مَظلَمتِہ ، فإن لم یکن لہ حَسناتٌ أخذ من سیِّئاتِ صاحبہ فحُمِل علیہ ۔))

'جس شخص کے پاس اپنے بھائی کی کوئی غصب کردہ چیز وہ اس دن سے پہلے اس کا کفارہ ادا کردے جس دن نہ دینار ہوں گے اور نہ درہم ۔ اگر اس کے اعمال صالح ہوں گے تو اس کے مظالم جتنی نیکیاں لے کر حقدار کو دی جائیں گی اور اگر نیکیاں نہ ہوں گی تو حقدار کی برائیاں اس پر ڈال دی جائیں گی ''

اسے بخاری نے روایت کیا اور اس معنیٰ کی آیات واحادیث بہت ہیں ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ